

## از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 8 مئی 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، نئی دہلی

بنام

انت راؤ بی کامت

(کے سباراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری، جسٹنر)

انکم ٹیکس -- ڈیویڈنڈ کا اعلان اور ادائیگی مختلف سالوں میں کی جاتی ہے۔ جس سال کا اطلاق ہوتا ہے۔ ری بیٹ کا مطلب۔ کیا فنانس ایکٹ کے تحت چھوٹ اور دیگر قوانین کے تحت چھوٹ میں کوئی فرق ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 سال 1922)، ذیلی دفعات 16 (5)، 60A- حصہ b ریاست (ٹیکسیشن رعایت) آرڈر، 1950۔

ٹیکس دہندگان نے پچھلے سالوں (1950-51 اور 1951-52) میں دو کمپنیوں سے منافع حاصل کیا تھا۔ ان کمپنیوں کو حصہ b ریاست (ٹیکسیشن کنسیشن) آرڈر، 1950 کے تحت چھوٹ کی اجازت دی گئی تھی۔ 1951-52 اور 1952-53 کے تخمینہ سالوں کے لئے، ٹیکس دہندہ نے انکم ٹیکس افسر کے سامنے دعویٰ کیا کہ اس کو حاصل ہونے والے منافع کو ایکٹ کی دفعہ 16 (2) کے تحت "جمع" کیا جانا چاہئے، مذکورہ رعایتی آرڈر کے تحت مذکورہ کمپنیوں کو دی گئی چھوٹ کو نظر انداز کیے بغیر۔ دفعہ 16 (2) کی تعبیر پر ٹیکس دہندگان نے درخواست کی کہ مذکورہ کمپنیوں کی کل آمدنی پر لاگو شرح متعلقہ انڈین فنانس ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ شرح ہے۔ انکم ٹیکس افسر نے متعلقہ فنانس ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ شرح پر نہیں بلکہ ریاستی شرح پر آمدنی حاصل کی۔ ٹریبونل اور ہائی کورٹ کے سامنے ٹیکس دہندہ کامیاب ہو گیا۔

حکم ہوا: (i) دفعہ 16 (2) کی تشریح کرتے وقت مذکورہ دفعہ میں آنے والے ان الفاظ پر اثر ڈالا جانا چاہئے اور اس میں کسی رعایت یا اضافی انکم ٹیکس کو مدنظر نہیں رکھا جانا چاہئے۔ اگر ان الفاظ کو نظر انداز کیا جاتا ہے، تو یہ دفعہ 16 (2) کو دوبارہ لکھا جائے گا۔

دفعہ 16 (2) کا اطلاق اس سال کی شرح پر ہوتا ہے جس میں منافع کی ادائیگی کی جاتی ہے، وغیرہ، نہ کہ اس سال کی جب کمپنی کی طرف سے منافع کمایا گیا تھا۔ اس معاملے کی حقیقت پر یہ کہا گیا تھا کہ متعلقہ فنانس ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ شرحیں لاگو ہوتی ہیں۔

راجپوتانا ایجنسز لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، (1959) سپلی میٹری 1  
142 S.C.R، ممتاز شدہ..

سیکشن 16 (2) میں لفظ 'ریبیٹ' نہ صرف انڈین فنانس ایکٹ کے تحت دی جانے والی چھوٹ سے متعلق ہے بلکہ اتنا وسیع ہے کہ اس میں کسی بھی رعایت کو شامل کیا جاسکتا ہے جو دیگر قانونی احکامات کے ذریعہ دی جاسکتی ہے۔

انکم ٹیکس قاعدہ کے تحت متعین سٹوفکیٹ کا فارم لفظ 'ریبیٹ' کے معنی کو تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔ معافی کے سلسلے میں استعمال کرنے کے لئے لفظ 'ریبیٹ' ایک مناسب لفظ ہے۔ ایم/ ایس مگن لال سنکل چند بمقابلہ .. کمشنر آف انکم ٹیکس، نئی دہلی، C.A. نمبری 703، سال 1963ء کا فیصلہ، مورخہ 8 مئی، 1964ء ممتاز شدہ ہے۔

(iii) دفعہ 60A میں مستثنیٰ "یا دیگر ترمیم" کے الفاظ اتنے وسیع ہیں کہ مرکزی حکومت اس طرح کی رعایت دے سکے جس کی اجازت رعایتی حکم کے تحت دی گئی ہے۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 687,688 سال 1963ء---

راجستھان ہائی کورٹ کے 3 فروری 1962 کے فیصلے اور حکم سے اپیل: سال 1958 کے D.B دیوانی ریفرنس نمبری 13 میں ..

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس کے کپور اور آراین پتھی۔

جواب دہندگان کی طرف سے این ایس پالکھی والا، ایس پی مہتا، جے بی داداچھی، اوسی ماتھرا اور رویندر نارائن شامل ہیں۔

8 مئی 1964ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

سکری جسٹس: یہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (II of 1922) کی دفعہ

66A(2) کے تحت راجستھان ہائی کورٹ کے ذریعہ دیے گئے سٹیفکیٹ پر انکم ٹیکس کمشنر کی اپیلیں ہیں، جسے بعد میں ایکٹ کے نام سے جانا جاتا ہے، جو اس ایکٹ کی دفعہ 66(1) کے تحت ایک مربوط حوالہ میں ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ہے۔ ہائی کورٹ نے اس سوال کا جواب ہاں میں دیا، جسے ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ریفرنس انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے مندرجہ ذیل حالات میں دائر کیا تھا۔

جواب دہندہ انتہا راؤ بی کامت کو گزشتہ برسوں (1950-51 اور

1951-52) میں دو کمپنیوں ایسوسی ایٹڈ سٹون انڈسٹریز (کوٹہ) لمیٹڈ اور راجپوتانا مائننگ ایجنسیز لمیٹڈ سے منافع ملا تھا۔ 1951-52 اور 1952-53 کے تخمینے کے سالوں کے لئے، ٹیکس دہندگان نے انکم ٹیکس افسر کے سامنے دعویٰ کیا کہ اسے حاصل ہونے والے منافع کو ایکٹ کی دفعہ 16(2) کے تحت 'جمع' کیا جانا چاہئے، حصہ B ریاست (ٹیکسیشن کنسیشنز) آرڈر، 1950 کے تحت مذکورہ کمپنیوں کو دی گئی چھوٹ کو مدنظر رکھے بغیر، جسے بعد میں رعایتی آرڈر کہا جاتا ہے۔ ٹیکس دہندگان کے مطابق، ایکٹ کی دفعہ 16(2) کی صحیح تفسیر پر، مذکورہ کمپنیوں کی کل آمدنی پر لاگو شرح متعلقہ انڈین فنانس ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ شرح تھی۔ انکم ٹیکس افسر نے ہندوستانی شرح پر ٹیکس جمع کرنے کی اجازت نہیں دی لیکن ریاستی شرح پر اجازت دی، جس کی وضاحت رعایتی آرڈر کے پیراگراف 3(5) میں کی گئی ہے۔ اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے حکم کو برقرار رکھا، لیکن ٹیکس دہندہ انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے کامیاب ہو گیا۔ انکم ٹیکس کمشنر کی درخواست پر ٹریبونل نے مندرجہ ذیل سوال ہائی کورٹ کو بھیج دیا:

" کیا مالی سال 1950-51/52-1951 میں مذکورہ دونوں کمپنیوں میں

سے کسی ایک سے ٹیکس دہندگان کو حاصل ہونے والے منافع کا مناسب حصہ مالی سال 1950-51/52-1951 کے لئے متعلقہ کمپنیوں کی کل آمدنی پر لاگو شرح سے بڑھایا جانا چاہئے اور T.C آرڈر 1950 کے ذریعہ دیئے گئے کسی بھی فوائد کی پرواہ کیے بغیر جو کمپنیوں کو ان کے منافع پر ٹیکس کی ادائیگی کے معاملے میں ملے گا۔

1950-51 / 1951-52 کے تخمینے کے سال کے لئے ایک حصہ "B" ریاست میں

ان کا تخمینہ لگانا یا اس کا تخمینہ لگانا؟

ہائی کورٹ نے معاملے کا ضمنی بیان مانگنے کے بعد جواب دیا، جیسا کہ ہم پہلے ہی ٹیکس دہندگان کے حق میں کہہ چکے ہیں۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل نے ہمارے سامنے دلیل دی ہے کہ مذکورہ کمپنیوں کی کل آمدنی پر لاگو شرح وہی شرح ہے جس کا اطلاق آخر کار رعایتی آرڈر کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا گیا تھا۔ انہوں نے مزید زور دیا ہے کہ دفعہ 16 (2) میں ہونے والے لفظ 'ریبیٹ' میں مذکورہ کمپنیوں کو رعایتی حکم باپت حکم رعایت کے تحت دی گئی راحت شامل نہیں ہے جس کا تعلق رعایت دینے سے نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق واجب الادا ٹیکس کے تعین سے ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے ایکٹ کی دفعہ 60A پر بھروسہ کیا جس کے تحت رعایتی آرڈر دیا گیا تھا اور کہا کہ اس دفعہ نے مرکزی حکومت کو انکم ٹیکس کے سلسلے میں استثنیٰ، شرح میں کمی یا دیگر ترمیم کرنے کے قابل بنایا لیکن چھوٹ نہیں دی۔ مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے ان دلائل کو مسترد کرتے ہوئے ہائی کورٹ کے فیصلے کی حمایت کی۔

بار میں تنازعات پر بات کرنے سے پہلے، متعلقہ قانونی دفعات کو دوبارہ پیش کرنا ضروری ہے۔ یہ اس طرح ہیں:

"دفعہ 16 (2)۔ ٹیکس دہندگان کی کل آمدنی میں شامل کرنے کے مقاصد کے لئے کسی بھی منافع کو پچھلے سال کی آمدنی سمجھا جائے گا جس میں اسے ادا کیا گیا ہے، جمع کیا گیا ہے یا تقسیم کیا گیا ہے یا اسے ادا کیا گیا ہے، جمع کیا گیا ہے یا تقسیم کیا گیا ہے، اور اس رقم میں اضافہ کیا جائے گا، اگر انکم ٹیکس (لیکن سپر ٹیکس نہیں) کمپنی کی کل آمدنی پر لاگو ہوتا ہے (بغیر لینے کے) مالی سال کے لئے کسی بھی رعایت یا اضافی انکم ٹیکس کو مد نظر رکھتے ہوئے جس میں منافع کی ادائیگی کی جاتی ہے، جمع کی جاتی ہے یا تقسیم کی جاتی ہے یا سمجھا جاتا ہے کہ اسے ادا کیا گیا ہے، جمع کیا گیا ہے یا تقسیم کیا گیا ہے، اس سے کٹوتی کی گئی ہے، ڈیویڈنڈ

کی رقم کے برابر ہوگی:"

بشرطیکہ جب وہ رقم جس میں سے منافع ادا کیا گیا ہو، جمع کیا گیا ہو یا تقسیم کیا گیا ہو یا اسے ادا کیا گیا ہو، جمع کیا گیا ہو یا تقسیم کیا گیا ہو، اس میں شامل ہو۔

(i) کمپنی کا کوئی منافع اور نفع جو اس کی کل آمدنی میں شامل نہیں ہے، یا (ii) کمپنی

کی کوئی آمدنی جس پر انکم ٹیکس ادا نہیں کیا گیا تھا، یا

(iii) کمپنی کے منافع اور نفع کی گنتی میں حاصل ہونے والے کسی بھی الاؤنس سے

منسوب کوئی رقم،

اس دفعہ کے تحت کیے جانے والے اضافے کا حساب صرف منافع کے اس تناسب پر لگایا جائے گا کیونکہ مذکورہ بالا رقم کی کٹوتی کے بعد مذکورہ رقم اس پوری رقم پر منحصر ہے۔

دفعہ 18(5) اس دفعہ کی دفعات کے مطابق مرکزی حکومت کے اکاؤنٹ میں

کی گئی اور ادا کی گئی کوئی بھی کٹوتی اور دفعہ 16 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت ڈیویڈنڈ میں

اضافہ کیا گیا ہو تو اسے اس شخص کی جانب سے انکم ٹیکس یا سپر ٹیکس کی ادائیگی سمجھا جائے گا

جس کی آمدنی سے کٹوتی کی گئی تھی، یا سیکورٹی کے مالک یا حصہ داروں کا، جیسا کہ معاملہ ہو،

اور ذیلی دفعہ (9) یا دفعہ 20 کے تحت پیش کردہ ٹمپورلٹی کی پیشی پر اسے کریڈٹ دیا جائے

گا، جیسا کہ اس ایکٹ کے تحت اگلے سال کے لئے کی گئی تشخیص میں، اگر کوئی ہو:

بشرطیکہ....

دفعہ 60A یکم نومبر 1956ء سے قبل ضم شدہ علاقوں یا ان علاقوں کے حوالے

سے استثنیٰ وغیرہ دینے کا اختیار۔ وہ کسی بھی حصہ B ریاست میں شامل تھے۔

اگر مرکزی حکومت کسی بھی مشکل یا بے قاعدگی سے بچنے، یا کسی بھی مشکل کو دور

کرنے کے لئے ضروری یا مناسب سمجھتی ہے، جو اس ایکٹ کی توسیع کے نتیجے میں ضم شدہ

علاقوں یا ان علاقوں میں جو یکم نومبر، 1956 سے فوراً پہلے کسی حصہ B ریاست میں شامل

تھے، میں توسیع کے نتیجے میں پیدا ہو سکتی ہے، مرکزی حکومت، عام یا خصوصی حکم کے

ذریعے، آمدنی کے کسی طبقے کے حق میں، یا کسی بھی شخص یا افراد کے طبقے کی آمدنی کے

پورے یا کسی حصے کے بارے میں انکم ٹیکس کے سلسلے میں چھوٹ، شرح میں کمی یا دیگر ترمیم کر سکتی ہے:

بشرطیکہ اس دفعہ کے ذریعہ تفویض کردہ اختیارات انضمام شدہ علاقوں اور علاقوں کے معاملے میں استعمال نہیں ہوں گے جو یکم نومبر 1956 سے قبل 31 مارچ 1955 کے بعد ریاست جموں و کشمیر کے علاوہ حصہ B ریاستوں میں شامل تھے اور 31 مارچ کے بعد ریاست جموں و کشمیر کے معاملے میں، 1959، سوائے اس مقصد کے کہ پہلے سے کی گئی استثنیٰ، کمی یا ترمیم کو منسوخ کر دیا جائے۔

رعایتی حکم کے پیرا 3 (iii) سے مراد وہ شرح ہے جو مرکزی حکومت کے متعلقہ فنانس ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ شرحوں کے مطابق سال کے لئے کل آمدنی پر قابل ٹیکس علاقوں میں قابل ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم کو اس طرح کی کل آمدنی کی رقم سے تقسیم کر کے طے کی جاتی ہے۔

رعایتی حکم نامے کے پیرا 3 (5) سے مراد وہ شرح ہے جو انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم کو تقسیم کر کے طے کی جاتی ہے اور ریاست میں مقررہ دن سے قبل نافذ ٹیکس کی شرحوں کے مطابق کل آمدنی پر واجب الادا ہے، یا زیر بحث سال کے لئے، جیسا کہ معاملہ ہو، اس طرح کی کل آمدنی کی رقم سے اور جہاں کسی بھی ریاستی قانون کے تحت ریاست میں نافذ ٹیکس کی شرحیں زرعی آمدنی سمیت کل آمدنی کے حوالے سے مقرر کی جاتی ہیں تو ریاست کی ٹیکس کی شرح وہ شرح ہوگی جس کا تعین زرعی آمدنی سمیت کل آمدنی پر انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی رقم کو تقسیم کر کے کیا جائے گا۔ اس طرح کی کل آمدنی کی رقم کے لحاظ سے ریاستی قانون؛ وضاحت----- جہاں انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کے چارج سے متعلق کوئی ریاستی قانون نہیں تھا، وہاں مقررہ دن سے فوراً پہلے اس ریاست میں نافذ انکم ٹیکس اور سپر ٹیکس کی شرحیں، اس شق کے مقاصد کے لئے، شیڈول میں بیان کردہ شرحیں سمجھی جائیں گی۔

پچھلے سال کے رعایتی آرڈر انکم کا پیرا 6 جو پیرا گراف 5 کے تحت نہیں آتا ہے۔

31 مارچ 1949 کے 31 ویں دن کے بعد ختم ہونے والے کسی بھی پچھلے سال

کی آمدنی، منافع اور فوائد، جو اس حکم کے پیرا گراف 5 میں نہیں آتا ہے، کا جائزہ 31 مارچ، 1951 کو ختم ہونے والے سال کے لئے ایکٹ کے تحت لیا جائے گا۔ یا 31 مارچ 1952ء کو، جیسا بھی معاملہ ہو، اور اس پر ادا کیے جانے والے ٹیکس کا تعین مندرجہ ذیل کے مطابق کیا جائے گا:

پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹس یونین اور تراونکور کو چین کی ریاستوں کے علاوہ کسی اور ریاست میں حاصل ہونے والی یا پیدا ہونے والی آمدنی میں شامل آمدنی، منافع اور فوائد کے سلسلے میں۔

(i) ٹیکس کی گنتی (a) ٹیکس کی ہندوستانی شرح پر اور (b) مقررہ دن سے فوراً پہلے نافذ ٹیکس کی ریاستی شرح ادا کی جائیگی۔

(ii) جہاں شق (i) کی ذیلی شق (a) کے تحت شمار کردہ ٹیکس کی رقم شق (i) کی ذیلی شق (b) کے تحت گنتی کی گئی ٹیکس کی رقم سے کم یا اس کے برابر ہو، تو پہلے ذکر کردہ ٹیکس کی رقم ادا کی جائیگی۔

(iii) جہاں شق (i) کی ذیلی شق (a) کے تحت شمار کردہ ٹیکس کی رقم شق (1) کی ذیلی شق (b) کے تحت شمار کیے جانے والے ٹیکس سے زیادہ ہو، تو اضافی رقم کو پہلے بیان کردہ ٹیکس سے چھوٹ کے طور پر اجازت دی جائے گی اور پہلے ذکر کردہ ٹیکس کی رقم جس طرح کم کی گئی ہے وہ قابل ادا کی جائیگی۔

رعایتی آرڈر کا پیرا 6A - تخمینہ سال 1952-53، 1953-54 اور 1954-55 میں ٹیکس کے قابل آمدنی، منافع اور فوائد۔

مارچ 1953ء، 1954ء اور 1955ء کے 31 ویں دن ختم ہونے والے سال کے تخمینے کے لیے کسی بھی پچھلے سال کی آمدنی، منافع اور فوائد کو ہندوستانی شرح ٹیکس کے حساب سے ٹیکس کے طور پر وصول کیا جائے گا، بشرطیکہ اس طرح شمار کیے گئے ٹیکس سے ہر سال اس کی اجازت دی جائے، اس کے تحت بیان کردہ اس کے فیصد پر چھوٹ: آمدنی، منافع اور فوائد کے بارے میں جو کچھ حاصل ہوتا ہے یا پیدا ہوتا ہے۔

(a) سوراشر، مدھیہ بھارت یا راجستھان کی ریاستوں میں کسی بھی ٹیکس دہندگان کو 31 مارچ 1953، 1954 اور 1955 کو ختم ہونے والے سال کے جائزے کے لیے بالترتیب 40 فیصد، 20 فیصد اور 10 فیصد کی شرح سے۔ ".....

دفعہ 16 (2) اور دفعہ 18 (5) کے تحت اسکیم یہی معلوم ہوتی ہے۔ دفعہ 16 (2) کے تحت ڈیویڈنڈ کی ادائیگی کی جاتی ہے اور دفعہ 18 (5) کے تحت دفعہ 16 (2) کے تحت ڈیویڈنڈ میں اضافہ کرنے والی کوئی بھی رقم حصہ داروں کی جانب سے انکم ٹیکس کی ادائیگی سمجھی جاتی ہے۔ اس تناظر میں آئیے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ اس ایکٹ کی دفعہ 16 (2) کی اصل تعمیر کیا ہے۔ یہ ایک عام بنیاد ہے کہ اس معاملے میں 'مجموعی طور' کو مؤثر بنانا پڑتا ہے۔ فریقین کے درمیان تنازعہ کا اصل نقطہ اس شرح کے بارے میں ہے جس پر یہ کیا جانا ہے۔ درخواست گزار کے فاضل وکیل نے راجپوتانہ ایجنسیز لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (1) میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے زور دیا کہ دفعہ 16 (2) میں "کمپنی کی کل آمدنی پر لاگو شرح" کے اظہار سے بھی یہی مطلب منسوب کیا جانا چاہئے، جیسا کہ اس عدالت نے شق (2) کی ذیلی شق (b) میں پیرا گراف b کی فقرہ کی دوسری وضاحت میں ہونے والے اسی اظہار سے منسوب کیا تھا۔ انڈین فنانس ایکٹ، 1951 کے پہلے شیڈول کا حصہ اول۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 16 (2) اور مذکورہ ذیلی شق میں بھی یہی اظہار ہوتا ہے، لیکن جیسا کہ ہائی کورٹ نے نشاندہی کی ہے، کسی بھی رعایت یا اضافی انکم ٹیکس کو مدنظر رکھے بغیر الفاظ دفعہ 16 (2) میں آتے ہیں نہ کہ مذکورہ ذیلی شق میں، اور ان الفاظ پر اثر ڈالا جانا چاہئے۔ اگر ہم ان الفاظ کو نظر انداز کرتے ہیں، تو ہم دوبارہ لکھیں گے 16 (2)۔

یہ نوٹ کیا جائے گا کہ دفعہ 16 (2) اس سال کی شرح کا اطلاق کرتا ہے جس میں منافع کی ادائیگی کی جاتی ہے، وغیرہ، اور؛ اس سال کا نہیں جب کمپنی کے ذریعہ منافع کمایا گیا تھا۔ مقننہ نے ایک مکینیکل ٹیسٹ تیار کیا ہے جس کا اطلاق کسی ٹیکس دہندگان کو ہونے والی مشکلات یا فوائد سے قطع نظر کیا جانا چاہئے۔ لہذا، ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ



اگرچہ لاگو شرح وہ شرح ہے جو اصل میں لاگو ہوتی ہے، لیکن اگر کسی کمپنی کو اجازت دی جاتی ہے تو چھوٹ کو دفعہ 16(2) کی ہدایت کے مطابق دھیان میں نہیں رکھا جانا چاہئے۔

یہ ہمیں اس نکتے پر لے جاتا ہے کہ رعایتی آرڈر کے ذریعہ دیا گیا فائدہ بالکل بھی رعایت نہیں ہے۔ ہم اس دلیل کو قبول نہیں کر سکتے۔ کنسیشن آرڈر خود پیرا گراف 5، 6 اور 6A میں 'ریبیٹ' کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ درحقیقت، اگرچہ پیرا 6 سے نمٹنے کے دوران کسی چیز پر زور دینا ممکن ہو سکتا ہے۔ پیرا 6A کے بارے میں کوئی دلیل ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ ہر سال اس کے تحت بیان کردہ فیصد پر چھوٹ کی اجازت ہوگی۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے رعایتی آرڈر کے پیرا 6 کی زبان پر بہت زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ شق (1) ٹیکس کی گنتی کی ہدایت کرتی ہے اور شق (3) یکساں طور پر ٹیکس کی گنتی کی ہدایت کرتی ہے، اور اس تناظر میں 'ریبیٹ' کا لفظ ڈھیلا استعمال کیا گیا ہے۔ ہم یہ کہنے سے قاصر ہیں کہ لفظ 'ریبیٹ' پیرا 6A میں ڈھیلا استعمال کیا گیا ہے جس کا مطلب واضح ہے اور لفظ 'ریبیٹ' کا دونوں پاروں میں ایک ہی معنی ہونا چاہئے۔

اس کے علاوہ، لیکن رعایتی آرڈر کی دفعات کے لئے مذکورہ کمپنیوں پر متعلقہ فنانس ایکٹ کے ذریعہ مقرر کردہ شرحوں پر ٹیکس عائد کیا جاتا۔ رعایتی آرڈر میں یہ بتایا گیا ہے کہ فنانس ایکٹ کے تحت کیا مناسب ٹیکس لگایا جا سکتا ہے۔ لفظ 'ریبیٹ' معافی کے سلسلے میں استعمال کرنے کے لئے ایک مناسب لفظ ہے۔

یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 60A کے تحت اس طرح کی چھوٹ کی اجازت دی جاسکتی ہے، ہمیں واضح لگتا ہے۔ 'استثنیٰ' یا دیگر ترمیم کے الفاظ اتنے وسیع ہیں کہ مرکزی حکومت کو اس طرح کی رعایت دینے کے قابل بنایا جاسکتا ہے جس کی اجازت رعایتی آرڈر کے تحت دی گئی ہے۔

مگن لال سنکل چند بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، نئی دہلی (1) کے معاملے میں متعلقہ سول اپیل کی سماعت کے دوران انکم ٹیکس کمشنر کے فاضل وکیل نے دو اضافی دلائل پیش کیے۔

سب سے پہلے، انہوں نے زور دیا کہ دفعہ 16 (2) میں لفظ 'چھوٹ' صرف انڈین فنانس ایکٹ کے تحت دی گئی 'ریبیٹ' سے متعلق ہے، نہ کہ رعایتی آرڈر کے تحت دی گئی کسی رعایت سے۔ انہوں نے ہمیں انڈین انکم ٹیکس قاعدہ کی دفعہ 14 کا حوالہ دیا، جس میں ایکٹ کی دفعہ 20 کے تحت کمپنی کے پرنسپل افسر کے ذریعہ سٹوفکیٹ پیش کرنے کا ذکر کیا گیا ہے۔ سٹوفکیٹ کا متعلقہ حصہ درج ذیل ہے:

"مظہر / ہم تصدیق کرتے ہیں:

(A)(i) کہ کمپنی کا تخمینہ ہے کہ مذکورہ مدت کے منافع میں سے کیا ہوگا۔

(a) ..... فیصد، مکمل ہندوستانی شرح پر چارج کیا جاتا ہے۔

(b) ..... فیصد، (حصہ B ریاست کا نام) کی کم شرح پر چارج کیا جاسکتا ہے۔ اور

"....."

ان کی پہلی دلیل کے بارے میں، ہم لفظ 'ریبیٹ' کے معنی کو انڈین فنانس ایکٹ کے تحت دی گئی چھوٹ تک محدود کرنے سے قاصر ہیں۔ 'ریبیٹ' کا لفظ اہل نہیں ہے اور یہ اتنا وسیع ہے کہ اس میں کسی بھی رعایت کو شامل کیا جاسکتا ہے جو دوسرے قانونی احکامات کے ذریعہ دی جاسکتی ہے۔ سٹوفکیٹ کی شکل جس میں شرح میں کمی کا ذکر کیا گیا ہے، لفظ 'ریبیٹ' کے معنی کو تبدیل نہیں کر سکتا ہے۔

نتیجے میں، ہم ہائی کورٹ سے اتفاق کرتے ہیں کہ حوالہ دیئے گئے سوال کا جواب ہاں میں ہونا چاہئے۔ اس کے مطابق اپیلیں ناکام ہو جاتی ہیں اور اخراجات کے ساتھ خارج کر دی جاتی ہیں۔ سماعت کی فیس کا ایک سیٹ بطور خرچہ۔

اپیلیں خارج کر دی گئیں۔

















